# تسبیح خرید کر عمرہ کی قرعہ اندازی میں شامل ہونے والی اسکیم کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے علاقہ میں ایک عمرہ اسکیم نکلی ہے ، جس کا طریقہ یہ ہے کہ 250 لوگوں کو معمولی سی قیمت کی تسبیح 1000 روپے میں بیچی جاتی ہے اور لوگ عمرہ کی لالچ میں آکر وہ تسبیح خرید لیتے ہیں ، پھر تسبیح خریدنے والوں کا نام قرعہ اندازی میں شامل کر دیا جاتا ہے 250 افراد مکمل ہونے پر قرعہ اندازی ہوتی ہے ، جس کا نام نکلے اس کو عمرہ پر بھیج دیا جاتا ہے اور بقیہ افراد صرف تسبیح کے مالک ہوتے ہیں ، کیا یہ طریقہ اختیار کرنا جائز ہے ؟

## جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اولاً یہ بات ذہن نشین رہے کہ حسنِ نیت کے ساتھ کسی کو عمرہ کروانا اور اس کے اسباب مہیا کرنا یقیناً باعثِ ثواب ہے ، کئی مسلمان عمرہ کے نام پر مختلف اسکیمیں شروع کرتے بھی ہیں ، لیکن یاد رہے کہ ایسی اسکیموں کا شرعی اعتبار سے سو فیصد درست ہونا بھی ضروری ہے ، ورنہ ثواب کے بجائے الٹا گناہ ہو گا اور پھر عمرے جیسی مقدس عبادت کے نام پر ناجائز امور کو عام کرنا تو اور بھی سخت تر ہو گا ، لہذا اس طرح کی کوئی بھی اسکیم شروع کرنے سے قبل معتمد و مستند مفتیانِ کرام سے رہنمائی حاصل کرنا ضروری ہے ۔

**اور جہاں تک سوال میں ذکر کردہ اسکیم کا تعلق ہے ، تو یہ** جوئے پر مشتمل ہے ، لہذا ایسی اسکیم چلانا اور اس میں شامل ہونا ، ناجائز و حرام اور گناہ ہے ، بلکہ جتنے بھی افراد اس میں شامل ہو کر گناہ کے مرتکب ہوں گے ، انہیں تو گناہ ملے گا ، لیکن ان سب کے برابر ایسی اسکیم شروع کرنے والے کو بھی گناہ ملتا رہے گا ۔ **بہر حال جوا ہونے کی تفصیل یہ ہے کہ** اس طرح کی اسکیموں میں شامل ہونے والے افراد کا اصل مقصد کسی بھی طریقے سے انعام کا حصول ہوتا ہے ، اگرچہ اس تک پہنچنے کے لئے کسی حد تک نقصان بھی برداشت کرنا پڑے ، اسی لالچ میں کثیر لوگ اپنا سرمایہ خرچ کر رہے ہوتے ہیں ، حالانکہ

دوسری جانب دیکھا جائے، تو انعام کا حصول یقینی نہیں ہوتا، بلکہ ایک موہوم سی بات ہوتی ہے اور امید موہوم کی بنا پر اپنی رقم داؤ پہ لگانے کا نام ہی تو شرعاً جوا ہے۔ **اب ہماری صورت میں دیکھا جائے، تو** یہاں بھی لوگوں کا اصل مقصد تسبیح خریدنا نہیں، بلکہ عمرہ پیکج کے حصول کے لئے قرعہ اندازی میں شامل ہونا ہے اور تسبیح کی خریداری کے بغیر یہ ممکن نہیں ہوتا، لہذا نہ چاہتے ہوئے اور کچھ نقصان برداشت کرتے ہوئے بھی لوگ یہ تسبیح خرید رہے ہوتے ہیں، حالانکہ اس اسکیم سے ہٹ کر دیکھا جائے، تو کوئی بھی عاقل شخص معمولی قیمت کی تسبیح ہزار روپے میں خریدنے کے لئے کبھی تیار نہیں ہوتا، الغرض یہاں بھی تسبیح خریدنے والا اپنے مقصدِ اصلی (قرعہ اندازی میں شامل ہونے) کے لئے معمولی چیز کے بدلے کافی زیادہ رقم داؤ پر لگاتا ہے اور دوسری جانب عمرہ پیکج ملنا ایک موہوم / غیر یقینی بات ہے، لہذا یہ بھی شرعاً جوا ہے۔

جوئے کی حرمت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام، تو ان سے بچتے رہنا، کہ تم فلاح پاؤ۔ (پارہ 7، سورۃ المائدہ، آیت 90)

جوئے کی تعریف کرتے ہوئے تبیین الحقائق میں ہے "القمار من القمر الذی یزداد تارۃ وینقص اخری وسمي القمار قمارا، لان کل واحد من المقامرین ممن یجوز ان یذھب مالہ الی صاحبہ ویجوز ان یستفید مال صاحبہ۔۔وھو حرام بالنص "ترجمہ: قمار، قمر سے مشتق ہے، جو کبھی بڑھتا ہے اور کبھی کم ہو جاتا ہے، قمار کو قمار اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں یہ امکان ہوتا ہے کہ جوئے بازوں میں سے ایک کا مال دوسرے کے پاس چلا جائے اور یہ بھی امکان ہوتا ہے کہ وہ اپنے ساتھی کا مال حاصل کر لے اور یہ نص سے حرام ہے۔ (تبیین الحقائق، مسائل شتی، جلد 6، صفحہ 227، مطبوعہ ملتان)

اسی بارے میں بسوطِ سرخسی میں ہے: "ثم ھذا تعلیق استحقاق المال بالخطر وھو قمار والقمار حرام فی شریعتنا" ترجمہ: پھر یہ مال کے مستحق ہونے کو خطر پر معلق کرنا ہے اور یہ قمار ہے اور قمار ہماری شریعت میں حرام ہے۔ (بسوطِ سرخسی، جلد 7، صفحہ 76، مطبوعہ، دار المعرفۃ، بیروت)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک صورت کہ جس میں ایک (بے قیمت) ٹکٹ خریدنا پڑتا تھا، کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: "حقیقت دیکھئے تو معاملہ مذکورہ بنظر مقاصد ٹکٹ فروش و ٹکٹ خراں ہرگز بیع و شرا وغیرہ کوئی عقد شرعی نہیں، بلکہ

صرف طمع کے جال میں لوگوں کو پھانسنا اور ایک امید موہوم پر پانسا ڈالنا ہے اور یہی قمار ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد17، صفحہ 330، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

یہاں اصل مقصد خرید و فروخت نہیں، بلکہ قرعہ اندازی میں شامل ہونا ہے اور اسی وجہ سے لوگ اپنا سرمایہ داؤ پہ لگاتے ہیں۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: "اگر ٹکٹ ہی بکتا تو خریدار کیا ایسے احمق تھے کہ روپیہ دے کر دو انگل کا محض بیکار پرچہ کاغذ مول لیتے جسے کوئی دو کوڑی کو بھی نہ پوچھے گا، لاجرم بیع وغیرہ سب بالائے طاق ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد17، صفحہ 333، رضا فاؤنڈیشن، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اسی بارے میں علمائے اہلسنت کی معروف کتاب "جدید مسائل پر علما کی رائیں اور فیصلے" میں ہے: "جیسا کہ واضح ہو گیا سامان کی خریداری سے اصل مقصود ممبر سازی کا کمیشن حاصل کرنا ہے، یعنی طمع کے جال میں لوگوں کو پھانسنا اور ایک امید موہوم پر پانسا ڈالنا اور یہی قمار ہے۔ امید موہوم پر پانسا ڈالنا یوں ہے کہ ممبر بنا لینا یقینی نہیں لہذا یہ معاملہ مجموعی حیثیت سے قمار ہوا۔" (جدید مسائل پر علما کی رائیں اور فیصلے، جلد2، صفحہ 336، مطبوعہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور، انڈیا)

فتاوی بحر العلوم میں اس سے ملتی جلتی دو اسکیموں کے بارے میں سوال ہوا جن کا خلاصہ یہ ہے کہ: **ایک اسکیم** کی مدت آٹھ مہینے ہے. جس میں 500 ممبران 200 روپے جمع کروانے کے ساتھ شرکت کریں گے ہر مہینے قرعہ اندازی ہو گی جس کا نام نکلے گا اس کو بڑا انعام دیا جائے اور آٹھ ماہ میں **جن کا نام نہ نکلا ان کے پیسوں کے عوض ان کو کچھ نہ کچھ سامان دے دیا جائے گا۔ دوسری اسکیم:** اس کی مدت بارہ مہینے ہے. جس میں دو ہزار افراد ہر ماہ 300 روپے جمع کروائیں گے اور ہر مہینے ہی قرعہ اندازی ہوا کرے گی. جس کا نام قرعہ اندازی میں نکلا اس کو مع فیملی حج کروایا جائے گا **اور جن کا بارہ ماہ میں نام نہ نکلا انہیں ان کے پیسوں کے بدلے ہندوستان کے مزارات کی زیارتیں کروائی جائیں گی۔** ۔۔ کیا شرعی نقطہ نظر سے ایسی اسکیم چلانا اور اس سے حصہ لینا جائز ہے؟ **تو جوابا ارشاد فرمایا گیا: "یہ تو صاف صاف جوئے کی صورت ہے معاوضہ میں روپے کی جگہ سامان یا حج و زیارۃ رکھنا یا اس کا نام انعام رکھ دینے سے شئی کی حقیقت نہیں بدلے گی جوئے میں یہی ہوتا ہے کہ زائد رقم کی امید میں ہر آدمی اپنی رقم لگاتا ہے مگر پوری رقم وہ لیتا ہے. جس کا پانسہ آتا ہے** اسی طرح اس کا ہر ممبر خود دھوکا کھاتا ہے اور دوسروں کو دھوکا دینا چاہتا ہے۔ ۔ ۔ الغرض یہ معاوضہ ہر طرح سے غیر اسلامی اور خلاف شرع ہے اس کو لینا ناجائز و حرام ہے۔" (فتاوی بحر العلوم، جلد4، صفحہ 77، مطبوعہ ضیاء اکیڈمی، کراچی)

بحرین کے ادارے AAOIFI کی طرف سے مرتب کردہ کتاب "المعاییر الشرعیہ" جسے مسلم دنیا میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے، اس میں خریداری کی بنیاد پہ کی جانے والی قرعہ اندازی کی مخصوص شرائط بیان کی گئی ہیں، جو درج ذیل ہیں:
يجوز منح جائزة يشترط للدخول في السحب عليها شراء سلعة او خدمة بالشروط الآتية: (1) الا يزاد في ثمن السلعة او الخدمة المشترط شراؤها للدخول في السحب عن سعرها بدون السحب۔ (2) ان تكون السلعة او الخدمة المشترط شراؤها للدخول في السحب مما يقصد شراؤه بصرف النظر عن الجائزة، وعلى المؤسسة تنبيه الجمهور الى ذلك عند الاعلان عن الجائزة فان غلب على الظن ان الداخلين في السحب لا يشترونها الا لغرض الحصول على الجائزة فلا يجوز وضع الجائزة في هذه الحال (3) ان تكون فرص الفوز في كل سحب متساوية لجميع الداخلين في السحب (4) الا يقصد بوضع الجائزة الحاق الضرر بالآخرين ترجمہ: سامان یا خدمت خریدنے کی شرط پر قرعہ اندازی کرنا اور انعام دینا آنے والی شرائط کے ساتھ جائز ہے: (1) قرعہ اندازی میں شامل ہونے کے لیے جس سامان یا خدمت کا خریدنا شرط ہے اس کی قیمت میں بغیر قرعہ اندازی والی قیمت سے اضافہ نہ کیا جائے۔ (2) قرعہ اندازی میں شامل ہونے کے لیے جس سامان یا خدمت کا خریدنا شرط ہے، اسی سامان یا خدمت کو خریدنا مقصود ہو قطع نظر انعام کے، انعام کا اعلان کرتے ہوئے تمام لوگوں کو متنبہ کرنا کمپنی پر لازم ہے۔ اگر ظن غالب ہو کہ قرعہ اندازی میں شامل ہونے والے سامان نہیں خریدیں گے مگر انعام لینے کی غرض سے، تو اس صورت میں انعام مقرر کرنا جائز نہیں۔ (3) قرعہ اندازی میں شامل ہونے والے تمام شرکاء کے لیے کامیابی کا برابر امکان ہو۔ (4) انعام مقرر کرنے سے دوسروں کو نقصان پہنچانا مقصود نہ ہو۔ (المعاییر الشرعیہ، المعیار الشرعی رقم: 55، المسابقات والجوائز، صفحہ 1287، مطبوعہ، بحرین)

ایسی اسکیم کو ختم کرنا لازم ہے، ورنہ جتنے بھی افراد اس میں شامل ہوں گے انہیں گناہ ملے گا اور ان سب کے برابر شروع کرنے والے کو بھی ملتا رہے گا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من دعا الى هدى كان له من الاجر مثل اجور من تبعه لا ينقص ذلك من اجورهم شيئا، ومن دعا الى ضلالة كان عليه من الاثم مثل اثام من تبعه لا ينقص ذلك من اثامهم شيئا" ترجمہ: جو کسی کو سیدھے راستے کی طرف بلائے تو جتنے بھی لوگ اس کی پیروی کریں گے، اُن سب کے برابر اس (بلانے والے) کو بھی ثواب ملے گا، اور پیروی کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی، اور جو برائی کی طرف بلائے تو جتنے بھی لوگ اس کی پیروی کریں گے ان سب کے برابر اس کو بھی گناہ ملے گا، اور

پیروی کرنے والوں کے گناہ میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ (صحیح مسلم، کتاب العلم، باب من سن سنۃ حسنۃ او سیئۃ الخ، جلد2، صفحہ 341، مطبوعہ، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: GUJ-0033

تاریخ اجراء: 17 ربیع الاول 1447ھ/11 ستمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net